انقلاب اسلامی

کے بارے میں استاد شہیدمطہری سے ۱۱۰ سؤال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

اگر کوئی اسلامی انقلاب سے پہلے کا زمانہ اپنے ذہن میں لائے تو وہ متوجہ ہوجائے گا کہ ایرانی قوم کتنا ظلم و ستم برداشت کررہی تھی۔ اسلامی انقلاب اپنے ساتھ ایرانی قوم کے لئے بہت سے نتائج لایا جس نے انہیں سربلندی عطا کی اور دنیا میں انہیں انکا واقعی مقام دلایا۔

جب عیش پرست شاہ پہلوی کی کی حکومت ختم ہوگئی اور اسکی جگہ پر اسلامی حکومت آگئی تو امریکا، انگلینڈ اور دوسری طاقتوں نے اس بات کو بخوبی درک کرلیا کہ یہ بند

مٹھیاں بہت خطرناک ہیں اور کسی بھی لمحہ انکی بنیادوں کو بھی ہلاسکتی ہیں۔

اسلامی انقلاب جن مختلف اسباب و عوامل کی وجہ سے کامیاب ہوا وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔لوگوں کا خدا اور قرآن پر ایمان

۲۔انقلاب میں اسلامی عنصر کا پایا جانا / اسلام کےانقلابی پہلو کا سامنے آنا

۳۔لوگوں میں روحانیت کا پایا جانا

۴۔امام امت کی عظیم الشان قیادت

۵۔عوام کا اتحاد

۶۔اسلامی اہداف

۷۔مسجدوں سے انقلاب کی شروعات

۷۔ طلاب علوم دینی کا تعاون

۹۔طلباء کا اتحاد

۱۰۔عوام کی قربانیاں

اسلامی انقلاب امام خمینی کی قیادت اور عوامی اتحاد کے زیرسایہ دلوں میں اتر گیا ،لوگوں‌کو ذمہ داریوں کے ہمراہ آزادی کی نعمت عطا کی اور ملک اور بیرون ملک بہت سی

تبدیلیوں کا سبب بن گیا۔ اسلامی انقلاب کی کامیابی کے عوامل یہ ہیں:عوام، قیادت اور آئیڈئیالوجی۔ان عوامل کا سطحی نظر سےبھی جائزہ لینے سے ہم بخوبی سمجھ جائیں گے کہ یہ تینوں عوامل آپس میں مل کرعظیم الشان انقلاب لانے میں کامیاب رہے۔ لہذا عوام، قیادت اور آئیڈئیالوجی کا کردار اتنا اہم ہے کہ ہمیں ان تینوں کو یکجامدنظر قرار دینا چاہئے اور عالمی معاملات میں بھی انہیں استعمال کرنا چاہئے۔

اگر ہم اسلامی انقلاب کے نصب العین بیان کرنا چاہیں تو مندرجہ ذیل اہداف کی جانب اشارہ کیا جاسکتا ہے:

۱۔انسانی اقدار اور فضیلتوں کی ترقی

۲۔ہرطرح کی خرابی اور برائی سے مقابلہ

۳۔عوام کو حالات سے باخبر بنانے کے لئےعام ذرائع ابلاغ کا رواج

۴۔عوام کو تعلیم یافتہ بنانا

۵۔تعلیمی اداروں کو بہتر بنانا

۶۔بیجا امتیازات کا خاتمہ

۷۔امن و تحفظ کی فراہمی

۸۔عدل و انصاف کا نفاذ

۹۔ترتیب آئین

۱۰۔ وغیرہ

ہم نے اس کتاب میں ایران کے اسلامی انقلاب کے متعلق گفتگو کی ہے اور آیت اللہ شہید مطہری سے سوالات دریافت کئے ہیں۔

ان سوالوں کے جواب آیت اللہ شہید مطہری کی کتاب "پیرامون انقلاب اسلامی" کی پہلی جلد سے ماخوذ ہیں۔

۱۔ آپ سے گذارش ہے کہ سب سے پہلے مختصر طور پر اسلامی جمہوریہ کے معنی بیان فرمائیے۔

اسلامی جمہوریہ کی لفظ دو حصوں پر مشتمل ہے جمہوریہ اور اسلامی۔ لفظ جمہوریہ مجوزہ حکومت کی شکل اور ڈھانچہ کو بیان کررہا ہے اور لفظ اسلامی اس حکومت کے مضمون کو۔

۲۔آپ کی نگاہ میں جمہوری حکومت سے کس طرح کی حکومت مراد ہے؟

ہمیں معلوم ہے کہ دنیا میں ماضی اور حال میں حکومتوں کی مختلف شکلیں رہی ہیں منجملہ موروثی فردی حکومتیں جنہیں سلطنت اور بادشاہت کہا جاتا ہے یا دانشوروں، ماہرین، فلسفیوں اور ممتاز افراد کی حکومت جسے

ارسٹوکریسی کہا جاتا ہے یا منتقدین اور سرمایہ داروں کی حکومت۔ اسی طرح ان حکومتوں میں سے ایک عوامی حکومت ہے یعنی وہ حکومت جس میں تمام لوگوں کوحق انتخاب ہوتا ہے اس سے قطع نظر کہ وہ مرد ہیں یا عورت، گورے ہیں یا کالے ، اس عقیدہ کے ماننے والے ہیں یا اُس عقیدہ کے۔ اس میں صرف بلوغ اور عقلی پختگی کی شرط ہے نہ کسی اور چیز کی۔

۳۔اسلامی جمہوریہ میں موجود لفظ "اسلامی" کس چیز کی عکاسی کررہا ہے؟

جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے لفظ "اسلامی" اس حکومت کا مضمون بیان کررہا ہے یعنی یہ لفظ تجویز پیش کرتا ہے کہ یہ حکومت اسلامی اصول و قوانین کے مطابق چلائی جائے اور اسلامی حدود میں آگے بڑھے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اسلام ایک دین، مکتب فکر اور آئیڈئیالوجی ہونے کے ساتھ ساتھ انسانی زندگی اور اسکے تمام پہلوؤں کے لئے ایک نظام بھی ہے۔

۴۔اگر مختصر طور پر آپ بتانا چاہیں کہ اسلامی جمہوریہ کیا ہے تو کیا کہیں گے؟

اسلامی جمہوریہ یعنی وہ حکومت جسکا ڈھانچہ اور صدر کا انتخاب معین مدت کے لئے عوام کے ذریعہ ہوتا ہے اور اس کا مضمون اسلامی ہے۔

۵۔بعض افراد اس مفہوم (اسلامی جمہوریہ) کو غیرواضح کہتے ہیں ، آپ کا نقطۂ نظر کیا ہے؟

جو افراد اسکے مفہوم کو غیرواضح سمجھتے ہیں انکی غلطی یہ ہے کہ وہ عوامی حکومت کو مذہب و آئیڈئیالوجی ،کائنات کے متعلق بعض فکری اصولوں اور زندگی کے بارے میں علمی اصولوں کی پابندی نہ کرنے کے مساوی سمجھتے ہیں۔ انکا سوچنا یہ ہے کہ اگر کوئی کسی گروہ، مسلک اور مذہب کا پابند ہوجائے اور انکے اصولوں کے نفاذ کا مطالبہ کرے تو وہ آزاد اور ڈموکریٹ نہیں ہے۔

۶۔کیا لفظ "جمہوریہ" اس بات کا سبب نہیں بنتا ہے کہ لوگ خود کو ایک خاص مکتب فکر کا پابند سمجھیں؟

جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ جمہوریت کا مسئلہ حکومت کے ڈھانچے سے متعلق ہے جوایک قسم کی ڈموکریسی ہےیعنی لوگوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی تقدیر خود اپنے ہاتھوں سے رقم کریں اور اسکا لازمہ یہ نہیں ہے کہ لوگ کسی مکتب فکر اور آئیڈئیالوجی کو اپنانے اور اسکی پابندی کرنے سے خود کو بری الذمہ سمجھیں۔

۷۔آپ کی نگاہ میں مسلمانوں پر مشتمل ایرانی عوام کی اکثریت کا نقطۂ نظر کیا ہے؟

ایران کی اکثریت کے نزدیک ایمان ،اسلامی اصولوں پر مستحکم یقین اور اسکے اصولوں کو ناقابل اعتراض سمجھنا

نہ گناہ ہے اور نہ عیب۔ عیب اور گناہ تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی یہ اکثریت اپنی غیرہم عقیدہ اقلیت کو منہ کھولنے کی بھی اجازت نہ دے۔

۸۔ دستوری حکومت کی تحریک(مشروطیت) کا اسلام سے کیا رابطہ تھا؟

ایرانی عوام نے دستوری حکومت کے انقلاب میں قومی حکومت کا حق حاصل کیا اورانکے نزدیک دستوری حکومت اور اسلام کو بحیثیت مکتب فکر اورایسے بنیادی قانون کے طور پر قبول کرنے میں کہ جس سے دستور کو مکمل طور پر مطابق ہونا چاہئے ، کوئی ٹکراؤنہیں تھا۔ اسی وجہ سے دستور میں اسلامی قوانین سے مطابقت کا تذکرہ موجود ہے اور واضح طور پر یہ بند موجود ہے کہ ہر وہ قانون غلط ہے جو اسلامی قوانین کے مخالف ہو۔

۹۔کیا آپکی نگاہ میں خود عوام کے قانون بنانے کی کوئی اہمیت ہے؟

اہم یہ ہے کہ لوگ خود قانون نافذ کریں۔ اب قانون نافذ کرنے والاوہ ہو جسے خود انہوں نے منتخب کیا ہو یا وہ جسے بالفرض کسی فلسفی نے معین کیا ہو اور یہ لوگ اس فلسفی اور اسکے مکتب فکر کو مانتے ہوں یا قانون نافذ کرنے والا وہ ہو جو وحی کے ذریعہ معین کیا گیا ہو۔

لہذا اس جمہوریت کا اسلامی ہونا کسی بھی طرح عوامی حکومت یا مجموعی طور پر ڈموکریسی کے مخالف نہیں ہے۔

۱۰۔جو لوگ ڈموکریسی کو اسلام کے مخالف سمجھتے ہیں انکی غلطی کیا ہے؟

ڈموکریسی کے اصولوں کا ہرگز یہ تقاضا نہیں ہے کہ کسی معاشرے پر کوئی آئیڈئیالوجی اور مکتب فکر کی حکمرانی نہ ہو اور ہم دیکھتے ہیں کہ پارٹیاں عام طور پرکسی نہ کسی آئیڈئیالوجی سے وابستہ ہوتی ہیں اور اس چیز کو نہ صرف ڈموکریسی کے مخالف نہیں سمجھتی ہیں بلکہ اس پر فخربھی کرتی ہیں۔ جو لوگ جمہوریت کے اسلامی ہونے کو ڈموکریسی کے خلاف سمجھتے ہیں ان کی غلطی یہ ہے کہ وہ ابھی تک اس ڈموکریسی کو مانتے ہیں جس کا تعلق اٹھارویں صدی سے ہے جس میں انسانوں کے حقوق صرف روٹی، کپڑا اور مکان میں محدود تھے۔

۱۱۔آپ کی نظر میں مستقبل میں اسلامی حکومت برقرار کرنے کا فیصلہ کس نے کیا ہے؟

آپ نے حق حکومت کے پائمال ہونے کا تذکرہ کیا ہے تو اس سلسلہ میں میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ فیصلہ ایرانی عوام کی اکثریت کا ہے کہ اس ملک میں مستقبل کا نظام حکومت اسلامی ہوگا ۔ ایرانی عوام کا مقابلہ صرف سیاسی تسلط اور اقتصادی استعمار سے نہیں تھا بلکہ یہ قیام مغربی ثقافت اور

آئیڈئیالوجی اور مغرب کی پیروی کے خلاف تھا جنہیں آزادی، جمہوریت، سوشلزم، تمدن، جدیدیت ، ترقی اور وسیع ثقافت جیسے لبھانے والے نعروں کے ذریعہ رائج کیا جارہا تھا۔

۱۲۔آپ کی نگاہ میں جلوسوں اور مظاہروں میں ایرانی عوام کے ذریعہ لگنے والے "اسلامی جمہوریہ" کے نعروں کا کیا مقصد تھا؟

ایرانی عوام جب لاکھوں لوگوں پر مشتمل اپنے مظاہروں میں "اسلامی جمہوریہ" کا نعرہ لگاتی تھی تو انکا مقصد اس انقلاب پر اپنی ثقافت کی مہرلگانا تھا۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ کسی بھی قوم کی ثقافتی شناخت وہ تہذیبی روایات ہیں جو انکی روح میں سرایت کرچکی ہیں۔ اس عوام کی قومی شناخت وشخصیت اسلام ہے۔ اسلام سے دور ہونے والے افراد اگر چہ اس قوم میں داخل ہیں لیکن درحقیقت اس سے الگ ہوچکے ہیں کیونکہ انہوں نے خود کو اس قوم کی ثقافت، روح اور آرزوؤں سے الگ کرلیا ہے۔

۱۳۔کیا اسلامی جمہوریہ قائم ہونے پر عوامی حق حکومت باطل نہیں ہوجائیگا؟

اگر خود عوام کی خواہش یعنی اسلامی جمہوریہ سے عوامی حکومت کی خلاف ورزی ہو تو ہمیں یہ کہنا ہوگا کہ ڈموکریسی ایک محال چیز کا نام ہے کیونکہ ہمیشہ اسکے وجود کا لازمہ اسکا عدم ہے۔ کوئی بھی اسلامی جمہوریہ کو

عوام پر تحمیل نہیں کررہا ہے۔ یہ تو خود لوگوں کا تقاضا ہے اور درحقیقت تحریک اسی وقت اپنے عروج پر پہنچی ہے جب لوگوں کے نعروں اور آرزوؤں کا محور اسلامی جمہوریہ کا قیام ہوگیا ہے۔

۱۴۔ خود آپ کی نگاہ میں اسلامی جمہوریہ کا کیا مطلب ہے؟

اسلامی جمہوریہ یعنی ایک نفی اور ایک اثبات؛ ڈھائی ہزار سالہ حکومت کی نفی اور اسکے اسلامی اور توحیدی مضمون کی تائید۔

۱۵۔ایک اسلامی ملک میں ولایت فقیہ کے معنی پر روشنی ڈالئے؟

ولایت فقیہ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فقیہ خود حکومت میں ہو اور عملی طور پر حکومت کرے۔ جس ملک کی عوام نے اسلام کو ایک آئیڈئیالوجی کے عنوان کے طور پر اپنا لیا ہے ، اس میں فقیہ کا کردار ایک مفکر اور دانشور کا ہوتا ہے نہ حکمراں کا۔

۱۶۔مفکر اور دانشور کا فریضہ کیا ہے؟

مفکر کی ذمہ داری یہ ہےکہ وہ آئیڈئیالوجی کے صحیح نفاذ پر نگرانی کرے۔ وہ قانون نافذ کرنے والے اور صدر حکومت اور اسکے ذریعہ اسلامی حدودمیں انجام پانے والے کاموں کی نگرانی کرتا ہے۔

۱۷۔ آپ کی نگاہ میں دستوری حکومت(مشروطیت) کے زمانے میں ولایت فقیہ کے سلسلہ میں لوگوں کا کیا تصور تھا؟

دستوری حکومت کے زمانے میں اور آج کے دور میں بھی ولایت فقیہ کے متعلق لوگوں کا یہ تصور نہیں تھا کہ فقہا حکمرانی کریں اور حکومت کے کام اپنے ہاتھوں میں لے لیں بلکہ مختلف زمانوں میں ولایت فقیہ کے متعلق لوگوں کا تصور یہی رہا ہے کہ چونکہ معاشرہ اسلامی ہے اور لوگ مذہب اسلام کے پیروکار ہیں اس لئےایک فقیہ ہر حکمراں کی تائید کرے کہ اسکے اندر اسلامی اور ملکی قوانین نافذ کرنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے یا نہیں۔

۱۸۔ اس حکومت میں فقیہ کو کون منتخب کرتا ہے؟

امام خمینی(رہ) عبوری حکومت کے وزیراعظم کے لئے فرماتے ہیں:"اپنےشرعی حق (ولایت فقیہ) اورعوام کی اکثریت کا ووٹ ثابت ہونے کی وجہ سے میں صدر حکومت کو معین کرتا ہوں۔ ولایت فقیہ ایک نظریاتی ولایت ہے اور بنیادی طور پر فقیہ کو خود لوگ منتخب کرتے ہیں اور یہ چیز عین جمہوریت ہے۔

۱۹۔آپکی نگاہ میں امام خمینی رہ کو لوگوں پر حاکمیت کا شرعی حق کہاں سے حاصل ہوتا ہے؟

امام خمینی کے شرعی حق کا منشأ لوگوں کی اسلام سےبحیثیت مکتب فکر اور آئیڈیالوجی قلبی وابستگی سے ہےاورعام لوگ تائید کرتے ہیں کہ وہ اسلامی فرائض انجام دینے میں افراد کی صلاحیت کا اندازہ لگاسکتا ہے۔ درحقیقت شرعی حق اور شرعی ولایت یعنی عوام کی نظریاتی اور عقیدتی مہر اور عرفی حق وہی عوام کا قومی حق حکومت ہے کہ وہ قائد کے تائید کئے ہوئے فرد کو منتخب کریں اور اسے ووٹ دیں۔

۲۰۔ آپ کی نگاہ میں کیا عام لوگ "اسلامی جمہوریہ" کے مفہوم کو اچھی طرح سمجھتے ہیں؟

آج اسکولی بچے بھی یہ جانتے ہیں کہ "اسلامی جمہوریہ" یعنی جمہوری حکومت والا اسلامی معاشرہ اور وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ اسلامی معاشرہ یعنی توحیدی معاشرہ اور توحیدی معاشرہ یعنی توحیدی تصور کائناتکی بنیادوں پر استوار معاشرہ جسکے مطابق کائنات کی حقیقت و ماہیت ہی یہی ہے کہ وہ خدا کی جانب سے ہے اور اسی کی جانب واپس جائے گی۔ اس تصور کائنات کی ایک توحیدی آئیڈئیالوجی ہے جسے توحید عملی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

۲۱۔ بعض لوگوں کا ماننا ہے کہ اسلامی جمہوریہ ایک طبقاتی مفہوم ہے، آپ اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں؟

بعض لوگ اپنے زعم ناقص کے مطابق یہ سمجھتے ہیں کہ اسلامی جمہوریہ ایک طبقاتی مفہوم ہے یعنی عوام کے ایک

خاص گروہ (علماء) کی حکومت اور اس سے طبقاتی اور مادی نظام زندگی کو مستحکم بنانا ہے۔ لیکن اگر اسلامی جمہوریہ کے بغیر صرف جمہوریہ کا لفظ استعمال کیا جائے تو یہ علماء کی غیرجانبداری کا عکاس ہوگا اور اس طرح حکومت کسی خاص طبقہ میں محدود ہونے کے بجائے واقعاً عوام کے ہاتھوں میں آجائیگی ۔ اس خیال خام کی بنیاد یہ غلط تصور ہے کہ اسلامی جمہوریہ علماء کی حکومت ہے۔

۲۲۔زمانے کی تبدیلیوں کو کس طرح اسلامی قوانین کے ساتھ ہم آہنگ کیا جاسکتا ہے؟

زمانے کی تبدیلیاں اور اسلامی قوانین کا یکساں ہونا ایک ایسا مسئلہ ہے جو ہمیشہ یہ شک و شبہ پیدا کرتا ہے کہ کس طرح ان یکساں قوانین کو ان تبدیلیوں کے ساتھ ہم آہنگ کیا جاسکتا ہے۔ زمانے کی تبدیلی کا مسئلہ اپنی جگہ پر صحیح ہے لیکن اس میں کچھ ایسی باریکیاں ہیں جس کی جانب زیادہ تر لوگ متوجہ نہیں ہوتے ہیں۔ انسان اور انسانی معاشرہ رواں دواں قافلہ کی مانند ہیں۔ فرد اورمعاشرہ کبھی بھی یکساں حالت میں نہیں رہتے ہیں اس لئے اگر ہم چاہیں کہ یہ قافلہ جن منازل پر رکتا ہے ان میں سے کسی ایک پر اپنی توجہ مرکوز کریں اور کسی خاص منزل پر مختصر وقت کے لئے رکنے والے انسانی معاشرہ کو ہمیشہ اسی جگہ روکے رکھیں تو ہم نے فطرت کے خلاف کام انجام دیا ہے۔

۲۳۔بعض افراد اسلامی ڈموکریٹک جمہوریہ کا عنوان پیش کررہے ہیں، آپ کی نگاہ میں اس نظام میں کیا نقص ہے؟

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اسلام میں شخصی آزادی اور ڈموکریسی موجود ہے۔ اسے مدنظر رکھتے ہوئے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ اسلامی ڈموکریٹک جمہوریہ میں لفظ "ڈموکریٹک" غیرضروری اور فاضل ہے۔ اس کے علاوہ مستقبل میں جب لوگوں کو اسلامی جمہوریہ کے تحت بہت سی آزادیاں ملیں گی تو ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ (ان آزادیوں کی) اپنے طور پر اس طرح تفسیر کریں کہ یہ آزادی اور ڈموکریسی اس جمہوریہ کے ڈموکریٹک ہونے کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے نہ کہ اسکے اسلامی ہونے کی وجہ سے۔

۲۴۔اسلامی جمہوریہ میں آزادی کی کیا قدر و قیمت ہے؟

جب ہم اسلامی جمہوریہ کے متعلق گفتگو کرتے ہیں تو قدرتی طور پر اسمیں افراد کی آزادی اور انکے حقوق بھی پوشیدہ ہوتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ اسلام اور مغرب کے فلسفی مکاتب فکر میں موجود آزادی کے معنی و مفہوم میں بنیادی فرق پایا جاتا ہے۔ ہم اسلامی اصولوں کی بنیاد پر ملک کی تعمیر کرنا چاہتے ہیں لہذا ان باریکیوں سے چشم پوشی نہیں کرسکتے ہیں۔

۲۵۔آپ کی نگاہ میں اسلام میں ڈموکریسی کی بنیاد کیا ہے؟

اسلامی ڈموکریسی کی بنیاد انسان کی آزادی ہے لیکن انسان کی آزادی صرف اسکی شہوت کی آزادی میں منحصر نہیں ہے؛ البتہ اسلام خواہشات نفسانی کو پائمال کرنے اور انہیں ختم کرنے کی حد تک انکا مقابلہ نہیں کرتا ہے بلکہ وہ خواہشات نفسانی پر مسلط ہونے اور مناسب انداز میں انہیں پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا دین ہے۔

۲۶۔اسلامی اور مغربی ڈموکریسی کا فرق ہمارے لئے بیان فرمائیے؟

اسلامی نقطۂ نگاہ سے ڈموکریسی کی بنیاد وہ چیز ہے کہ انسانی عظمت و بلندی جسکا تقاضا کرتی ہے یعنی آزادی ہر انسان کا حق ہے۔ وہ حق جسکی بنیاد انسان کی انسانی صلاحیتیں ہیں نہ کہ صرف اسکی خواہشات۔ اسلامی ڈموکریسی یعنی آزاد انسانیت جبکہ مغربی لغت میں اس لفظ کے معنی آزاد حیوانیت ہے۔

۲۷۔امام خمینی(رہ) نے کس وجہ سے اسلامی ڈموکریٹک جمہوریہ میں سے لفظ ڈموکریٹک ہٹا دیا تھا؟

لفظ ڈموکریٹک ہٹانے کے لئے امام (رہ) کے مدنظر دوسرا سبب مغرب اور اسکے معیاروں کی اندھی تقلید کا انکار تھا۔ امام خمینی(رہ) کی دلیل یہ تھی کہ وہ نہیں چاہتے کہ ہماری عوام کی نگاہیں مغرب پر ٹکی ہوئی ہوں۔ یہ تقلید نہ صرف یہ کہ ایرانی عوام کی کوئی مدد نہیں کرے گی بلکہ اسکا نتیجہ اسکی انتہائی کمزوری اور شکست کی صورت میں

ظاہر ہوگا۔ امام(رہ) کی نگاہ میں اس لفظ کا استعمال اس قوم کے استقلال پسند ضمیر کے ساتھ خیانت ہے۔

۲۸۔ آپ کی نگاہ میں خود لفظ انقلاب کا کیا مطلب ہے؟

لغوی اعتبار سے انقلاب اوپر نیچے ہونے یا اسکے جیسے دوسرے معنی میں ہے۔ قرآن مجید نے جہاں کہیں بھی یہ لفظ استعمال کی ہے اسی مفہوم میں استعمال کیہے نہ کہ آجکل کے رائج مفہوم میں ۔

۲۹۔قرآن میں لفظ انقلاب کس طرح استعمال ہوا ہے؟

قرآن میں لفظ انقلاب مقدس یاغیرمقدس ہونے کے عنوان سے استعمال نہیں ہوا ہے۔ بعد میں فقہی اور زیادہ تر فلسفی اصطلاحوں میں انقلاب دوسرے معنی میں استعمال ہونے لگا۔فقہا باب مطہرات میں انقلاب کو بھی پاک کرنے والی چیز شمارکرتے ہیں۔ فلاسفہ کی نگاہ میں انقلاب کے معنی اس سے بھی زیادہ محدوداور تنگ ہوجاتے ہیں؛ فلاسفہ لفظ انقلاب کا استعمال ایسی جگہ کرتے ہیں جہاں کسی چیز کی ذات وماہیت بالکل تبدیل ہوگئی ہو۔

۳۰۔ ہمارے زمانے میں لفظ انقلاب کے کیا معنی ہیں؟

ہمارے زمانے میں لفظ انقلاب کے ایک دوسرے معنی ہیں۔ آج یہ لفظ سماجیات اور فلسفۂ تاریخ کی اصطلاح ہے۔دوسرے معنی کے لئے عرب لفظ "ثورہ" استعمال کرتے ہیں اور انگلش میں رِوولوشن ۔ سماجیات میں استعمال ہونے

والی لفظ انقلاب کا مطلب "دوسرا" ہونا ہے جسے تبدیل اور دگرگوں ہونا بھی نہیں کہہ سکتے ہیں۔

۳۱۔ لفظ انقلاب کے مفہوم کو مدنظر رکھتے ہوئے اسکی کتنی قسمیں فرض کی جاسکتی ہیں؟

اس لفظ کی روح اور حقیقت اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ انقلاب کی مختلف قسمیں ہیں: کبھی بعض انسانوں کی شخصیت میں انقلاب پیدا ہوجاتا ہے ، یہ شخصی انقلاب ہے۔

لیکن سماجی انقلاب کی بھی مختلف قسمیں ہیں منجملہ صنعتی انقلاب، علمی انقلاب، ثقافتی انقلاب، ادبی انقلاب اور مذہبی انقلاب۔

۳۲۔فلسفی نقطۂ نظر سے انقلاب کے کیا معنی ہیں؟

انقلاب لغوی اصطلاح یہاں تک کہ فلسفی اور فقہی اصلاح کے مطابق "فعل لازم" ہے، انقلاب "باب انفعال" سے ہے جو "ہونے " کے معنی میں ہے لیکن بہت ساری جگہوں پر ایسا ہوتا ہے کہ بعض الفاظ عربی سے فارسی میں شامل ہوکر دوسرے معنی و مفہوم پیدا کرلیتے ہیں منجملہ یہی لفظ انقلاب جسکے فارسی میں متعدد معانی ہیں۔

۳۳۔ علم سماجیات میں انقلاب کس موقع کے لئے استعمال ہوتا ہے؟

علم سماجیات کی اصطلاح میں انقلاب اس وقت استعمال ہوتا ہے جب کوئی باارادہ عمل اس میں شامل ہو اسکے علاوہ اس لفظ کے مفہوم میں ایک دوسرا پہلو بھی ہے اور وہ تقدس و عظمت ہے۔ہم ہر تبدیلی کو انقلاب کا نام نہیں دیتے ہیں۔
ممکن ہے کہ کوئی معاشرہ بدل جائے یعنی وہ کمال کی بلندیوں سے عیب کی پستیوں میں گر جائے تو ایسے موقع پر لفظ انقلاب کا استعمال نہیں ہوتا ہے۔ انقلاب میں طلب کمال اور تکامل کا مفہوم پوشیدہ ہے۔

۳۴۔آپ نے اپنی ایک کتاب میں فطری بصیرت کی جانب اشارہ کیا ہے؛ اسکے سلسلہ میں وضاحت فرمائیے۔

ایک نظریہ ہے جو انقلاب کے لئے مختلف نوعیتوں کا قائل ہے اور قدرتی طور پر سارے انقلابوں یہاں تک کہ اجتماعی انقلابوں کو بھی صرف اقتصادی گروہ بندی کا نتیجہ اور محروم و کمزور طبقہ کا سرمایہ نہیں جانتا ہے۔ یہ نظریہ انقلاب کے اسباب کو صرف اجتماعی اور اجتماعی تعلقات کا نتیجہ نہیں شمار کرتا ہے۔

۳۵۔ کیا انقلابوں اور انسانی فطرت کے درمیان کوئی رابطہ پایا جاتا ہے؟

ہمارے انقلابوں میں صرف اجتماعی پہلو نہیں ہوگا بلکہ اسکی جڑیں انسانی فطرت میں پائی جاتی ہیں۔ انسان کے ضمیر میں ہونے والی جنگ جو بعض عناصر کے مرتبۂ کمال تک پہنچنے اور مستقل ہونے کا سرچشمہ بنتی ہے،

باایمان، باہدف اور باعقیدہ انسانوں اور حیوان صفت پست انسانوں کے درمیان ٹکراؤ کا سبب بنتی ہے اور قرآن نے اسی ٹکراؤ کو معرکۂ حق و باطل کا نام دیا ہے۔

۳۶۔ آلتی نظریہ انقلاب کی خاطر انسانوں کی کوشش کا عامل کس چیز کو جانتا ہے؟

آلتی نظریہ مستضعفین کو انقلاب کا عامل جانتا ہے، ہدف؛ حصول مفادات کو بتاتا ہے،اسکی نگاہ میں اصلی علت و سبب تولیدی آلات کا تکامل ہے اور اسکا بنیادی نظریہ انسانی ضمیر کی بے ثباتی نیز ہمیشہ اپنے منافع کی تلاش میں رہنا اور راہ و روش، قانونی نظم و ضبط اور اصول و قوانین کو توڑنا ہے لیکن فطری نظریہ عامل کو صرف مستضعفین، مادی مفاداتکو ہدف، بنیادی علت کو تولیدی آلات کا تکامل ، راہ وروش ، قانونی نظم و ضبط اور اصول و قوانین کو توڑنااور بنیادی تھیوری کو ضمیر کی بے ثباتی نہیں جانتا ہے۔

۳۷۔ آپ کی نگاہ میں ایران میں کون سی چیز انقلاب کا عامل بن سکتی ہے؟

اہم مسئلہ ہمارے عوام کی اسلامی بیداری ہے، ان حالات میں ہمارے عوام کی اسلامی شخصیت ایک بار پھر نمایاں ہوئی ہے۔ ہمارے زمانے میں عمومی طور پر سارے اسلامی

ممالک میں ایک قسم کی اسلامی بیداری اور ہوشیاری پیدا ہوگئی ہے۔ مسلمان اقوام مشرقی و مغربی مکاتب فکر اور نظریوں کے متعلق ازالۂ التباس کرتے ہوئے اپنی واقعی شخصیت کی تلاش کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی ہے۔

۳۸۔ موجودہ دور میں مسلمانوں کے حالات کے متعلق کچھ بیان فرمائیے۔

مسلمانوں نے شکست ذات کا ایک دور گذارا ہے لیکن اب وہ اپنی خودی حاصل کرنے کے دور میں ہیں لہذا تیسری دنیا وجود میں آنے والی ہے جس نے مشرق و مغرب کو مقابلے میں لا کھڑا کیا ہے۔ شکست ذات یعنی شخصیت کا تزلزل، خود پر اعتمادی کا فقدان۔ اس کے مقابلہ میں "خودی" حاصل کرنے کا مرحلہ ہے یعنی اپنے ایمان کی جانب واپس لوٹنا، اپنی ذات، تاریخ اور شناخت نامہ کے احترام کی حس بیدار کرنا ۔

۳۹۔امام خمینی رہ کس طرح اس انقلاب کے قائد منتخب ہوئے؟

یقینا امام خمینی رہ کے بعنوان قائد منتخب ہونے میں انکی قربانیاں ،ظلم و ظالم سے انتھک مقابلہ ، مظلوموں کا دفاع اور انکی شجاعت و صداقت نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے لیکن اصل وجہ کچھ اور ہے اور وہ یہ کہ امام خمینی رہ کی آواز قلب ثقافت ، تاریخ کی گہرائیوں اور اس قوم کی روح کے نہاخانوں سے بلند ہوئی تھی۔

۴۰۔ آپ کی نگاہ میں اس انقلاب میں امام خمینی رہ نے لوگوں کو کیا تحفہ دیا؟

انہوں نے ہمارے عوام کو شخصیت دی، انکی اسلامی شناخت اور انکی حقیقی "خودی" کو انہیں واپس لوٹایا اور انہیں شکست ذات اوربے خودی کی کیفیت سے باہر نکال لایا۔ یہ سب سے بڑا تحفہ تھا جو قائد نے ملت کو دیا۔ انہوں نے لوگوں کے کھوئے ہوئے ایمان کو انہیں واپس لوٹا یا۔ انہیں اپنی شخصیت کا اعتبار دلا یا، انہوں نے واضح طور پر یہ اعلان کیا کہ تمہاری نجات صرف اسلام سے وابستہ ہے۔ انہوں نے اسلامی جہاد ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو (دنیا کے سامنے) پیش کیا۔

۴۱۔ کبھی کبھی بعض ممالک کس طرح استعمار کے چنگل میں گرفتار ہوجاتے ہیں؟

کبھی کبھی افراد قوم دوسری اقوام کے مقابلہ میں احساس کمتری کا شکار ہوجاتے ہیں اور انکے سامنے اپنی شخصیت کھو بیٹھتے ہیں۔ شاہ کے دور میں ہماری عوام کی بھی یہی حالت تھی جو قوم ایسے حالات کا شکار ہو وہ اپنی عظمت و حیثیت بھلا بیٹھتی ہے یہاں تک کہ اغیار کی غلامی اور اپنی دولت و ثروت انکے حوالہ کرنے پر فخر کرتی ہے۔ کبھی کبھی بعض قوموں کو اپنی ذات کا شعور ہوجاتا ہے، اقوام کی کامیابی کی تاریخ ان مثالوں سے بھری ہوئی ہے۔ اس

سلسلہ میں ہمارے ہم وطنوں کا شجاعانہ انقلاب بہت اچھی مثال ہے۔ ہماری قوم نے بھی امام خمینی کی ہمت و بصیرت کی بنیاد پرعرفان ذات اور خود اعتمادی حاصل کر لی اور یہی چیز انکی کامیابی کی ضامن بنی۔

۴۲۔ اب جبکہ انقلاب کامیاب ہوگیا ہے تو کیا آپ کی نگاہ میں سارے مسائل حل ہوگئے ہیں اور ختم ہو گئے ہیں؟

واضح سی بات ہے کہ یہ بہت سادہ لوحی ہے کہ ہم یہ سمجھیں کہ سارے مسائل ختم ہو گئے ہیں۔ ابھی گذشتہ حکومت کے اثرات ختم نہیں ہوئے ہیں۔ وہ حکومت بعض سماجی اداروں، کرایہ کی ثقافت اور ایک فاسد نظام پر قائم تھی۔ ابھی بھی یہ چیزیں کم و بیش باقی ہیں۔ ابھی بھی ہماری عوام بعض معاملات میں شہنشاہی اور آریائی طرز پر فیصلے کرتے ہیں۔ اس لئے ہر چیز سے پہلے استعمار اور اسکی ثقافت کو باہر نکالنا یعنی گھر کی صفائی ستھرائی ضروری ہے۔

۴۳۔ آپ کی نگاہ میں اس وقت انقلاب کن حالات سے دوچار ہے؟

بعض ایسے عناصر ہیں جو گذشتہ حالات واپس لانا چاہتے ہیں اسکے علاوہ بائیں بازو کی پارٹیاں بھی موجود ہیں جو

تحریک کو کمیونزم کی جانب لے جانا چاہتے ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ لامذہب افراد بھی ہیں جو چاہتے ہیں کہ دستوری حکومت کی تحریک، تحریک استقلال عراق اور ایرانی قومی تحریک کی مانند علماء کی قدرت و طاقت کے ذریعہ پہلا مرحلہ سر کر نے یعنی حکومت کا تختہ پلٹنے کے بعد علماء کو الگ کردیں، انہیں بدنام کردیں اور زمام حکومت اپنے ہاتھوں میں لے لیں۔

۴۴۔ آپکے مطابق اس انقلاب کا سب سے قوی دفاعی حربہ کیا تھا؟

اس انقلاب کا سب سے قوی دفاعی حربہ اور اسکی ترقی کا سب سے موثر اسلحہ، عوام کا اپنی ذات پر بھروسہ اور اسلام کی حقیقی اقدار کی جانب واپسی ہے۔ مغرب یعنی ساری بڑی طاقتیں ایک چیز سے ڈرتی ہیں اور وہ مسلمانوں کی بیداری ہے۔ اگر مشرق بیدار ہوجائے اور اپنی اسلامی خودی کو کشف کر لے تو اس عظیم طاقت کے درمیان ایٹم بم کی سی قدرت وجود میں آجائیگی۔ اس بیداری کا راستہ اپنی تاریخ، ثقافت اور آئیڈئیالوجی سے واقفیت ہے۔

۴۵۔مسلمانوں کی اپنے دین سے ناواقفیت کے کیا نتائج برآمد ہوئے ہیں؟

ایک کانفرنس میں میری گفتگو ختم ہونے کے بعد ایک اسٹوڈنٹ نے پوچھا کہ اگر اسلام ایک آئیڈئیالوجی ہونے کے عنوان سے اقوام کو نجات دینے کی طاقت و صلاحیت رکھتا تھا تو ان چودہ سو برسوں میں وہ ایسا کام کیوں نہیں کرسکا؟ میں نے اس کے جواب میں کہا کہ اسلامی تاریخ سے ہماری اور تمہاری اسی ناواقفیت کی وجہ سے۔ تم اور تمہارے جیسے بہت سے لوگ نہیں جانتے ہیں کہ اسلام نے پانچ صدیوں کے اندر ایک عظیم ثقافت کی تخلیق کی تھی ، یہی ناواقفیت اس ثقافت کے بے اثر ہونے کی ایک وجہ ہے۔

۴۶۔ایرانی عوام کس طرح اغیار کے تحت تسلط چلی گئی؟

اگر ہماری قوم نے اپنی اصلی ثقافت سے رابطہ نہ ختم کیا ہوتا تو محال تھا کہ وہ اس طرح استکباری طاقتوں کے تحت تسلط چلی جائے۔ استعماری ممالک کی ساری کوشش یہی ہے کہ اقوام کو انکی ثقافتی میراث سے دور کردیں۔ آپ لوگوں نے مشاہدہ کیا ہے کہ انکے اپنے خیال میں شہنشاہی حکومت کے ڈھائی ہزار سالہ جشن میں اسلامی تمدن و ثقافت کا انکار کرنے کے لئے کتنے وسیع پیمانے پر کوششیں کی گئیں۔

۴۷۔ آپ کی نگاہ میں اسلامی فلسفۂ سماجیات کا مغربی فلسفہ کے مقابلہ میں کیا مرتبہ و مقام ہے؟

ہم نے پانچ صدیوں تک پوری دنیا پر علمی اور ثقافتی اعتبار سے حکومت کی ہے یہاں تک کہ موجودہ یوروپ خود کو اسلامی تمدن و ثقافت کا مرہون منت سمجھتا ہے۔ میں نے جن موضوعات میں تحقیق کی ہے انکے ذریعہ یہ بات میرے لئے روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ اسلامی فلسفۂ سماجیات مغربی فلسفۂ حیات سے بہت زیادہ ترقی یافتہ ہے۔

۴۸۔ آپ کی نگاہ میں مستقبل میں اس انقلاب کی کامیابی کس چیز سے وابستہ ہے؟

اقبال لاہوری نے فلسفۂ خودی نامی ایک فلسفہ پیش کیا ہے اور اس فلسفہ سے انکی مراد امت مسلمہ کو اپنی اسلامی خودی کی جانب واپس لانا ہے۔ مستقبل میں ہماری تحریک کی کامیابی عرفان ذات، خود اعتمادی اور اسلام کی حقیقی اقدار کو زندہ کرنے سے وابستہ ہے۔

۴۹۔ اس انقلاب میں آخری اور یقینی کامیابی کے سلسلہ میں آپکا کیا نظریہ ہے؟

اگر ہم اسلامی معیار کے مطابق اپنا راستہ طے کریں، اپنےعیوب کو صرف اسلامی قوانین کی بنیاد پر ختم کریں، صبر و تقوی کے مالک ہوں اور جہاد اور امربالمعروف اور نہی عن المنکر کا جذبہ ہمارے اندر زندہ رہے تو ہماری کامیابی یقینی ہے۔

۵۰۔آپکی نگاہ میں تحریک فلسطین کے زیادہ مؤثر نہ ہونے کی کیا وجہ ہے؟

آپ اسی تحریک فلسطین کو ملاحظہ فرمائیے۔ اسکی ترقی میں تیزی نہ ہونے کی وجہ اسکا خالص اسلامی نہ ہونا اور اسمیں کمیونسٹ عناصر کا پایا جانا ہے۔ ہماری اسی تحریک میں مسلمان نوجوانوں کی شہادت اس تحریک کی دن بدن ترقی کا باعث بن رہی تھی اسکے مقابلہ میں اگر غیرمسلمان افراد مارے جاتے تو اس تحریک کی رفتار بھی سست پڑ جاتی۔ اسکی وجہ بھی یہ تھی کہ لوگ جو کائنات، انسان اور گھر اور فیملی کے بارے میں ان افراد کے نظریات سے تھوڑا بہت واقف تھے انہیں بہرحال اس بات کی فکر تھی کہ کہیں حکومت گرنے کے بعد یہ لوگ برسر اقتدار نہ آجائیں۔

۵۱۔آج مسلمان کس طرح استعمار کے چنگل سے چھٹکارا پاسکتے ہیں؟

آج مسلمان پوری دنیا میں جس جگہ بھی ہوں انہیں اس حقیقت کو درک کرلینا چاہئے کہ وہ صرف خوداعتمادی اور خدائی عنایت ومدد پر توکل کرکے ہی استعمار کے چنگل سے چھٹکارا پاسکتے ہیں۔

۵۲۔ آج کل کمیونزم اور امپیریالزم کا بہت چرچا ہے، انکے متعلق آپکا کیا نظریہ ہے؟

کمیونزم اور امپیریالزم دونوں ایک ہی قیچی کے دو پھل ہیں جو ظاہری طور پر ایک دوسرے کے مخالف ہیں لیکن دونوں ایک ہی جڑ کاٹنے کے لئے چلتے ہیں۔ اس حقیقت کو موجودہ تاریخ نے بہتر طریقہ سے ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔

میرے خیال میں اب وہ وقت آگیا ہے کہ اصلی اسلامی ثقافت کی جانب واپسی کی آواز نہ صرف ہمارے معاشرے بلکہ پوری اسلامی دنیا میں سنائی دے اور اس صورت میں ہمیں جلدی ہی غلامی کی زنجیریں ٹوٹنے کی آواز سنائی دے گی اور ایک بار پھر سے مسلمانوں کے اقتدار کا مشاہدہ کریں گے۔

۵۳۔ شاہ کے زمانے میں ایران کی سیاسی وابستگی کے متعلق کچھ بیان فرمائیے۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ خلیج فارس اور بحر ہند میں بڑی طاقتوں کےد رمیان شدید سیاسی کشمکش جاری ہے۔ امریکا خلیج فارس پر اپنا قبضہ چاہتا ہے اسی طرح دوسرے بڑے ممالک بھی یہی چاہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں انقلاب سے پہلے تک امریکا اپنے سارے حریفوں سے آگے تھا۔ بغیر کسی واضح اعلان کے انہوں نے اس علاقہ میں "شاہ" نامی اپنا ایک نوکر رکھا ہوا تھا ۔ البتہ انہوں نے اس طرح ظاہر کیا تھا کہ ایران اپنی امن و سلامتی کی حفاظت چاہتا ہے۔ اس سلسلہ میں امریکا مندرجہ ذیل اقدامات انجام دے رہا تھا:

ایک طرف تو خود ایران کے پیسہ سے ایران کے تیل کو بہت زیادہ مقدار میں نکال رہا تھا جسے لوٹ کا نام دیا جاسکتا ہے۔ دوسری جانب جو پیسہ تیل خریدنے کے لئے ایران کو دیتا تھا اس میں زیادہ تر پیسہ جدید اسلحے خریدنے کے نام پر ایران سے واپس لے لیتے تھے۔ اس کے بدلے میں انہوں نے ایران کو علاقہ کے کمانڈر اور اپنے مفادات کے محافظ میں تبدیل کردیا تھا۔ شاہ کی حکومت کا بھی یہ دعوی تھا کہ ہمارے پاس مستقل قومی سیاست ہے اور یہ اسلحے بھی ہم اپنے دفاع کے لئے خریدتے ہیں۔

۵۴۔شاہ کے عہد حکومت میں ایران کی اقتصادی وابستگی کے متعلق آپکی کیا رائے ہے؟

اقصادی استقلال کے تعلق سے بھی ایران اس بات کا پابند تھا کہ اپنی کھیتی باڑی اور حیوانات پروری کا کاروبار کم کرے تاکہ باہر سے گیہوں، شکر اور گوشت درآمد کرے اور درجہ دوم کی مصنوعات استعمال کرے۔ خود حکومت کے اخباروں کے مطابق اپنی ضرورت کی ۹۵ فیصد اشیائے خوردنی باہر سے درآمد ہوتی تھیں اور ہم کسی بھی میدان میں اپنے پیروں پر نہیں کھڑے تھے۔

۵۵۔آپ کی نگاہ میں ماضی میں ایرانی عوام کس طرح کی غلامی میں گرفتار تھی؟

ماضی میں ہم جس غلامی میں گرفتار تھے وہ غلامی کی بدترین قسم تھی۔ہمیں نہ صرف اقتصادی مسائل میں وابستہ بنا دیا گیا تھا بلکہ ہر میدان میں وہ ہماری ذمہ داریاں معین کرتے تھے۔ امام اپنے قیام کی شروعات میں ہی جب پیرس سے مسلسل پیغامات بھیجتے تھے تو عوام کو کھیتی باڑی بالخصوص گیہوں کی کھیتی کرنے کی ترغیب دلاتے تھے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ یہ حکم کتنا موثر ثابت ہوا خاص طور پر موجودہ سال تو بہت بابرکت سال تھا۔

۵۶۔آپ مستقبل میں ایران کے استقلال کے سلسلہ میں کیا رائے رکھتے ہیں؟

دیکھئے جب کوئی ملک اپنے پیروں پر کھڑا ہونا چاہتا ہے اور اپنے فیصلے خود لینا چاہتا ہے تو وہ ایک بار جرأت و ہمت کا مظاہرہ کرکے غلامی کی زنجیروں کو توڑ سکتا ہے۔ یہی ایرانی جو امریکا سے گیہوں درآمد کرتا تھا وہ خودکفیل ہوسکتا ہے اور وہ دن دور نہیں ہے جب عوام کی ہمت و کوشش سے یہ ملک سارے میدانوں میں اپنے پیروں پر کھڑا ہو جائے اور غیروں سے بے نیاز ہوجائے۔ آپ کو تو یاد ہوگا کہ لوگ مظاہروں میں کتنے بامعنی نعرے لگا رہے تھے"استقلال، آزادی، جمہوری اسلامی"۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ ایک قوم خودکفیل اور آزاد ہونا چاہتی ہے۔

۵۷۔ آپ نے مختلف قسم کے استعمار کا تذکرہ کیا آپکی نگاہ میں ان میں سب سے خطرناک کس قسم کا استعمار ہے؟
یقینا استعمار کی مختلف اقسام کے درمیان سب سے خطرناک ثقافتی استعمار ہے۔ کہیں یہ ممکن ہے کہ کسی ملک پر فکری قبضہ کئے بغیر سیاسی اور اقتصادی اعتبار سے اس پر قبضہ کر لیں۔ کسی فرد کو استعمال میں لانے کے لئے اسکی فکری شخصیت چھیننا ضروری ہے۔ اسے اسکی اپنی چیزوں سے بدظن کیا جائے اور اس کے مقابلہ میں اسے استعمار کی جانب سے آنے والی ہر چیز کا شیدائی بنادیا جائے۔ لوگوں میں تجدد پسندی کی خواہش اس طرح پیدا کر دی جائے کہ وہ اپنے آداب و رسوم سے متنفر ہو جائیں لیکن غیروں کے آداب و رسوم انہیں اچھے لگیں۔ انہیں انکے اپنے

ادب، فلسفہ، اپنی کتابوں، اپنے علماء ،دانشورں اور اپنی ثقافتی اور علمی قابل فخر ہستیوں اور چیزوں سے بدگمان کردیا جائے اور اس کے بدلہ میں دوسروں کے ادب، فلسفہ اور کتابوں کا مسحور بنا دیا جائے۔

۵۸۔کوئی قوم کس طرح اپنے لئے حق حیات کی قائل ہوسکتی ہے؟

ہر وہ قوم جس کے پاس اپنا مستقل مکتب فکر اور فکری استقلال ہو اور اغیار کے مکاتب فکر کےسامنے سرتسلیم خم نہ کرے اسے حق حیات حاصل ہے۔ اور وہ قوم جس کے پاس کوئی مکتب فکر نہ ہو اور وہ غیروں سے فکر و نظر حاصل کرے تو وہ بہرحال خود کو غلامی کی زنجیروں کے حوالہ کردیگی۔ افسوس! یہی وہ مصیبت ہے جس میں ہمیں گرفتار کردیا گیا تھا۔ ہمارے ملک میں روشن خیال ضمیر فروش کہ جن کی تعداد کم نہیں ہے، دو گروہ میں بٹے ہوئے ہیں ۔ ایک گروہ کا کہنا ہے کہ ہمیں مغربی مکاتب فکر کو آزاد ممالک سے لینا چاہئے (لبرالزم) دوسرے گروہ کا کہنا ہے کہ ہمیں دوسرے مغربی بلاک سے مکتب فکر لینا چاہئے (کمیونزم)۔ بدقسمتی سے ادھر کچھ برسوں میں ایک تیسرا گروہ بھی پیدا ہو گیا ہے جو ایک ملے جلے مکتب فکر کا نظریہ رکھتا ہے۔ ان لوگوں نے بعض اصول کمیونزم اور

بعض اگزسٹانشیالزم سے لے کر انہیں آپس میں ملا دیا ہے اور اسکے نتیجہ کو اسلامی ثقافت کے مخصوص مضامین، اقدار اور اصطلاحات کے پیرایہ میں پیش کیا ہے۔ اور پھر کہتے ہیں کہ حقیقی اور سچااسلام یہی ہے اور اسکے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

۵۹۔اگر ہم اپنے نظام میں دنیا کے مختلف مکاتب فکر سے ا ستفادہ کریں تو کیا ہوگا؟

میں اس سلسلہ میں خبردار کرتا ہوں۔ ہم غیروں کے مکاتب فکر کی جانب مائل ہو کر اپنا فکری استقلال کھو بیٹھیں گے۔ اب وہ مکتب فکر کمیونزم یا اگزسٹانشیالزم یا ایک ملا جلا مکتب فکرہو ۔ اس طرز فکر کے سہارے ہم ثقافتی استقلال حاصل نہیں کرسکتے ہیں اور تباہی و بربادی کی وادیوں میں گر جائیں گے۔ یہ بہت بڑا خطرہ ہے جسکے متعلق میں گفتگو کررہا ہوں۔ ہمارے پاس کوئی مستقل مکتب فکر نہ ہوتا تو اس صورت میں کہہ سکتے تھے کہ ہمارے پاس اس گروہ یا اُس گروہ سے وابستہ ہونے کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں ہے۔ یہ اپنی شخصیت کھونا ہے کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں وہ سب کچھ چھوڑنا ہوگا جو ہمارے پاس ہے اور دوسروں کی چیزوں کو استعمال میں لانا ہوگا۔

۶۰۔ آپ کی نگاہ میں کسی مکتب فکر میں ثقافتی استقلال کا کیا مقام و مرتبہ ہے؟

اگر ہم اپنا مستقل مکتب فکر نہ پیش کریں تو اگر چہ ہم نے حکومت کا تختہ پلٹ دیا ہے اور چاہے سیاسی اور اقتصادی استقلال حاصل کر لیں لیکن جب تک ثقافتی استقلال نہ حاصل کریں، ہمیں شکست کا منہ دیکھنا پڑے گا اور انقلاب کو کامیاب نہیں بنا پائیں گے۔ ہمیں دکھانا ہوگا کہ اسلامی تصور کائنات نہ مغربی تصور کائنات سے ہم آہنگ ہے نہ مشرقی تصور کائنات سے اور ان میں سے کسی پر بھی منحصر نہیں ہے۔

۶۱۔ آج کل دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض لوگ اسلام اور دوسرے مکاتب فکر کے درمیان مشترکات تلاش کرنے کی فکر میں ہیں؛ آپ اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں ؟

میں نصیحت کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ جنکا طرز فکر اس طرح کا ہے اور وہ لوگ چاہتے ہیں کہ اسلام کو دوسرے مکاتب فکر کےساتھ ملائیں یا ان کے بعض اصول و قوانین اسلام میں داخل کریں وہ خواہ نخواہ استکبار کی خدمت کررہے ہیں اور ان لوگوں سے زیادہ استکبار کی

خدمت کررہے ہیں جو سیاسی یا اقتصادی میدانوں میں استکبار کے نوکر ہیں۔ اسی وجہ سے قوم کےساتھ انکی خیانت زیادہ بڑی ہے۔ اسلامی انقلاب کی حفاظت کے لئے مستقبل میں ہمیں جن بنیادی مسائل کو مدنظر رکھنا ہوگا، ان میں سے ایک اپنے فکری اور ایمانی استقلال کی حفاظت کرنا ہے۔

۶۲۔آپکی نگاہ میں ایران کے انقلاب کی کیا خصوصیت ہے؟

ہمارے انقلاب کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ چونکہ اسکی بنیاد اسلامی آئیڈئیالوجی پر ہے اس لئے یہ حقیقی روحانیت پر منحصر ہے نہ کہ وہ روحانیت جسے بعض حضرات پیش کرتے ہیں اور جس کا باطل ہونا ثابت ہوچکا ہے۔ جن ممالک میں اس طرح کی مصنوعی روحانیت کے سہارے مالکیت ختم کرنے کا دعوی کیا جارہا ہے ان میں مادیت پرستی، نفس پرستی اور خودپسندی اتنی ہی رائج ہے جتنی مالکیت کے حامی ملکوں میں۔

۶۴۔ ہمارے قارئین کےلئے معاشرے میں روحانیت رائج کرنے کی اہمیت کے متعلق کچھ بیان فرمائیے۔

ہم مستقبل میں اپنے معاشرے کے لئے جتنے شد و مد کے ساتھ عدل و انصاف کا مسئلہ پیش کررہے ہیں اسی طرح روحانیت کا مسئلہ بھی پیش کرنا چاہئے۔ افسوس کہ انسانی معاشروں میں عام طور پر ایک طرح کا تلون اور اتار چڑھاؤ ہے یعنی عام طور پر لوگ افراط و تفریط کے درمیان اتارچڑھاؤ کی حالت میں رہتے ہیں اور بہت کم میانہ روی کا راستے اپناتے ہیں۔ اگر ہم بھی پچاس سال پہلے کے اپنے معاشرے پر غور کریں تو ہمیں دکھائی دے گا کہ ہم نے روحانیت کےمتعلق زیادہ گفتگو کی گئی ہے لیکن عدل و انصاف کے بارے میں یا تو گفتگو ہی نہیں کی گئی ہے یا بہت کم کی گئی ہے۔

۶۴۔ آپ کی نگاہ میں روحانیت کو فراموش کرنے کی صورت میں ہمارے انقلاب کو کس طرح کی مشکل کا سامنا کرنا ہوگا؟

(بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ) اگر روحانیت کے بارے میں گفتگو کی جائے تو گویا یہ انقلاب کے مخالف ہے۔ ایسا نہیں ہے اسلامی انقلاب اس طرح کا نہیں ہے اگر ہم روحانیت کو بھول جائیں تو ہم نے اپنے انقلاب کو ایک ترقی عطا کرنے والے عنصر سے محروم کر لیا ہے۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ آج قرآن کی بعض ایسی تفسیریں لکھی جارہی ہیں جنمیں روحانیت کی تفسیر مادیت سے کی جارہی ہے

اوریہ تفسیر لکھنےوالے اپنے خیال کے مطابق اس طرح اسلام کے لئے انقلابی ثقافت کے خدوخال آمادہ کررہے ہیں۔

۶۵۔ کیا آج تک ایران کے موجودہ انقلاب اور دستوری حکومت یا صنعت تیل کے قومی ہونے کی تحریک کے درمیان کوئی موازنہ ہوا ہے؟

ایک غیرمذہبی مصنف جو کئی سال پہلے "عوامی پارٹی" میں تھا اور بعد میں کافی حد تک اسکے نظریات میں تبدیلی آگئی ہے، کچھ دنوں پہلے اس نے ایک میگزین میں مضمون لکھا تھا۔ اس مضمون میں اس نے تقریباً غیرجانبداری کے ساتھ موجودہ تحریک کے سلسلہ میں تجزیہ و تحلیل کیا تھا اور اس تحریک کا دستوری حکومت یا صنعت تیل کے قومی ہونے کی تحریک سے موازنہ کیا تھا ۔ اسنے لکھا تھا کہ گذشتہ تحریک میں ناکام ہونے میں ساری غلطی لامذہب لوگوں کی تھی یعنی وہ لوگ جنکی سیاست میں مذہب کا کوئی کردار نہیں ہے اور ان میں مذہبی رجحانات نہیں پائے جاتے ہیں۔

شروع میں یہ دونوں تحریکیں مذہبی اور لامذہب دونوں طرح کے افراد کے ذریعہ آگے بڑھیں لیکن جب اس تحریک سے فائدہ اٹھانے کا وقت آیا تو لامذہب لوگوں نے مذہبی افراد کو الگ کرنا چاہا اسی وجہ سے یہ دونوں تحریکیں ناکام ہو گئیں۔

موجودہ انقلاب میں بھی روشن خیال افراد یہ سمجھ رہے تھے کہ معاشرے میں صرف دو اہم طاقتیں ہیں ایک اقتصادی طاقت اور دوسری سیاسی طاقت۔ کوئی بھی یہ پیشین گوئی نہیں کرسکتا تھا کہ معاشرے کے اندر کوئی اور طاقت بھی موجود ہوگی جو ان ساری طاقتوں سے کہیں زیادہ طاقتور اور قدیمی ہے اور اسی طاقت نے انقلاب کو کامیابی کی دہلیز تک پہنچایا۔

۶۶۔آپ کی نگاہ میں اس انقلاب کے مستقبل کے بارے میں غور و فکر کرنا کیسا ہے؟ کیا صرف ماضی کا تذکرہ کرتے رہنا صحیح ہے؟

ہمارے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ ہم صرف انقلاب کے ماضی کے بارے میں گفتگو کرتے رہیں اور اپنے آپ کو اس طرح خوش رکھیں کہ علماء نے فلاں فلاں کارنامے انجام دئیے ہیں۔ ماضی گذر چکا ہے۔ ہمیں مستقبل کے بارے میں سوچنا چاہئے۔ مستقبل میں اس انقلاب کو صنف علماء کی بہت زیادہ ضرورت ہے بشرطیکہ علماء اپنے فرائض سمجھیں اور اپنی ذمہ داریاں بحسن و خوبی ادا کریں۔ علماء کو کئی گنا محنت کرنا ہوگی منجملہ کئی گناہ تبلیغ کرنا ہوگی۔ ہمارے انقلاب کا ابتدائی دور صدر اسلام کی طرح ہے۔ حکمراں طاقتوں کو پسپا کرنا ہوگا، یہ جہاد اور مقابلہ کا دور ہے۔

۶۷۔اب جبکہ نظام اسلامی ہوگیا ہے آپکی نگاہ میں علماء کی پشت پناہی کس حدتک ضروری ہے؟

علماء کو دس گنا خود کو آمادہ کرنا ہوگا۔ علماء کو استحکام دینے کی ضرورت ہے، منصوبہ بندی اور منظم طور پر کام کی ضرورت ہے۔ علماء کے سامنے وہ لوگ ہیں جنہیں پہلے سے کہیں زیادہ ہدایت و راہنمائی کی ضرورت ہے۔ علماء کو بہت جلدی راہ حل تلاش کرنا چاہئے اور اس عظیم طوفان کے اٹھنے سے پہلے اس سے مقابلہ کے لئے اپنے آپ کو آمادہ کر لینا چاہئے۔

۶۸۔مساجد جو انقلاب کا اہم مرکز تھیں، انکے بارے میں آپ کا نقطۂ نظر کیا ہے؟

مساجد کا شمار علماء کی بہترین چھاؤنی میں ہوتا ہے ۔
مساجد پر ایک نگاہ ڈالنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ زیادہ تر مسجدیں خالی رہنے لگی ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ انقلاب کی کامیابی سے پہلے مساجد بحسن و خوبی اپنا انقلابی کردار ادا کررہی تھیں ان میں انہی مسائل و موضوعات پر گفتگو ہوتی تھی جنکے لوگ خواہشمند تھے لیکن انقلاب کے بعد مساجد خود کو اس تبدیلی کے ساتھ ہم آہنگ نہیں کرسکیں آج ہر دور سے زیادہ مساجد کو زندہ کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔

۶۹۔کیا آپ مستقبل میں انقلاب کی ترقی میں علماء کے کسی خاص کردار کے قائل ہیں؟

ایران کا انقلاب اگر مستقبل میں کسی نتیجہ تک پہنچنا اور کامیابی کی منزلیں طے کرنا چاہتا ہے تو اسے علماء کا سہارا لینا ہوگا ۔ اگر علماء سے علمداری کا یہ کردار چھین لیا گیا اور ان لوگوں کے ہاتھوں میں چلا گیا جنہیں روشن خیال کہا جاتا ہے تو ایک صدی تو بہت دور کی بات ہے ایک نسل کے گذرتے ہی اسلام پوری طرح مسخ ہو جائیگا۔

۷۰۔ آپ کی نگاہ میں صرف شیعہ علماءہی ہمیشہ کیوں تحریک و انقلاب کا سبب بنے ہیں جبکہ دوسرے مکاتب فکر کے علماء کے یہاں ایسا نہیں ہے؟

پوری تاریخ میں شیعہ علماء بہت بڑی تبدیلیوں اور تحریکوں کا سبب بنے ہیں اور دوسرے علماء یہ کام نہیں کرسکے ہیں اس کی دو اہم وجوہات ہیں : پہلی وجہ شیعہ علماء کی اپنی خاص ثقافت ہے۔ خود شیعہ ثقافت ایک زندہ اور انقلاب آفریں ثقافت ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ شیعہ علماء شروع سے ہی ظالم طاقتوں کے مخالف رہے ہیں۔

۷۱۔آپ کی نگاہ میں علماء کے لئے سرکاری عہدے قبول کرنا کیسا ہے؟

امام نے واضح طور پر کہا ہے کہ میں اس سے متفق نہیں ہوں کہ علماء اسلامی جمہوریہ میں بھی حکومتی عہدوں پر فائز ہوں البتہ بعض کام علماء کے شایان شان ہیں مثلاً تدریس اور قضاوت۔ لیکن علماء کو حکومتی کام نہیں کرنا چاہئے۔ انہیں حکومت کے ساتھ ساتھ رہنا چاہئے، انکی راہنمائی کرنا چاہئے ان کی کارکردگی کی نگرانی کرنا چاہئے۔

۷۲۔ آپ کی نگاہ میں مجموعی طور پر انقلاب کی حفاظت میں علماء کی کیا ذمہ داری ہے؟

علماء کو مسجدوں کی حفاظت کی کوشش کرنا چاہئے، جماعت کی پیش نمازی محفوظ رہنا چاہئے، مجالس اور نوحہ خوانی کی حفاظت کرنا چاہئے، لیکن ان کی اصلاح کرنا ضروری ہے اور ان سے تحریف اور جھوٹ نکالنا چاہئے۔ آخری بات یہ ہے کہ انقلاب کی حفاظت اور ترقی میں علماء کا بنیادی کردار ہے۔ انہیں ہر طرح کی کوشش کرکے اپنے مقام و مرتبہ کی حفاظت کرنا چاہئےاور سب سے آگے رہ کر ہمیشہ کی مانند لوگوں کی ہدایت و راہنمائی کرنا چاہئے۔

۷۳۔مختلف مکاتب فکر خاص طور پر اسلامی جمہوریہ میں آزادی بیان کے سلسلہ میں آپکا کیا کہنا ہے؟

ہر وہ مکتب فکر جسے اپنی آئیڈئیالوجی پر اطمینان اور بھروسہ ہو وہ بہرحال آزادی فکر و نظر کا حامی ہوگا۔ اسکے برعکس جس مکتب فکر کو اپنے آپ پر اعتماد نہ ہو وہ آزادی بیان کا راستہ روکتا ہے۔ اس طرح کے مکاتب فکر لوگوں کو ایک خاص فکری دائرہ میں محدود رکھتے ہیں۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ اسلامی جمہوریہ میں فکر و نظر کے سلسلہ میں کوئی پابندی اور محدودیت نہیں ہے اور افکار کو کسی خاص جگہ پر محدود نہیں رکھا جائیگا۔ سب لوگوں کو اپنا نقطۂنظر پیش کرنے میں آزاد ہونا چاہئے۔

۷۴۔ کیا اسلامی جمہوریہ میں غیرمسلمانوں کو بھی مذہبی آزادی حاصل ہوگی؟

میں سارے غیرمسلمان دوستوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اسلام کی نگاہ میں فکر و نظر کا راستہ کھلا ہوا ہے، آپ جس طرح چاہیں غور و فکر کریں، جس طرح چاہیں اپنے عقائد کا اظہار کریں بشرطیکہ کہ وہ خود آپکا اپنا نتیجۂ فکر ہو۔

جس طرح چاہئے (کتابیں اور مضامین) لکھئے کسی طرح کی پابندی نہیں ہوگی۔

۷۵۔ اسلامی جمہوریہ میں مختلف طرح کی اسلامی اور غیراسلامی پارٹیاں کس طرح ہوں گی؟

ضروری ہے کہ میں ایران کی آئندہ اسلامی حکومت کے بارے میں عرض کروں۔ جیسا کہ ہمارے قائد و امام نے بارہا کہا ہے کہ اسلامی حکومت میں پارٹیاں آزاد ہوں گی، اگر کسی پارٹی کا نظریہ غیراسلامی بھی ہے تب بھی وہ آزاد ہے۔ لیکن ہم سازش اور دھوکہ بازی کی اجازت نہیں دیں گے۔ پارٹیاں اور مختلف افراد جب تک اپنے نظریات کا واضح طور پر اعلان کرتے رہیں گے اور عقل و منطق کےساتھ ہماری منطق سے مقابلہ کرنے آئیں گے انہیں ہم قبول کریں گے لیکن اگر وہ چاہیں کہ اسلامی پرچم تلے وہ اپنے عقائد و افکار پھیلائیں تو ہمیں یہ حق ہے کہ ہم اسلام کا دفاع کریں اور یہ کہیں کہ اسلام یہ نہیں کہتا ہے، ہمیں یہ کہنے کا حق ہے کہ اسلام کے نام پر یہ کام نہ کرو۔

۷۶۔کیا آپ کی نگاہ میں اس انقلاب کے بیرونی اثرات بھی ہوں گے؟

دھیرے دھیرے میرے دل میں یہ امید جاگ رہی ہے کہ یہ انقلاب ایران میں محدود نہیں رہے گا۔ ۷۰لاکھ مسلمانوں تک پہنچے گا اور یہ ایران کے لئے کتنے فخر کی بات ہوگی کہ ایک اسلامی انقلاب ایران سے شروع ہو کر سارے اسلامی ممالک پر اثر انداز ہوجائے اور یقینا ایسا ہی ہوگا۔

۷۷۔آپ امام خمینی رہ کو بہت نزدیک سے جانتے ہیں، آپ کی نگاہ میں انکی شخصیت کیسی ہے؟

کچھ دنوں پہلے کارٹر نے آیت اللہ خمینی کو بختیار کے سلسلہ میں نوٹس دیا کہ دونوں سپرطاقتیں اس حکومت پر متفق ہیں اور آپ اپنا راستہ معین کر لیجئے لیکن اس عظیم انسان نے اس وارننگ پر کوئی توجہ نہیں دی۔ میں بارہ سال سے اس عظیم انسان کی خدمت میں شاگردی کر رہا ہوں لیکن جب ان سے ملاقات کرنے اور انکی عیادت کے لئے پیرس گیا تو انکی شخصیت میں ایسی خصوصیتوں کا مشاہدہ کیا جنہوں نے نہ صرف میری حیرت بلکہ میرے ایمان میں بھی اضافہ کیا۔

۷۸۔کیا آپ کی نظر میں عوامی انقلابی مزاحمتوں میں امام خمینی عوام کے جذبہ سےباخبر تھے؟

میں جتنے بھی افراد کو جانتا ہوں ان میں سےکوئی بھی ان کی مانند ایرانی عوام کے جذبات پر یقین نہیں رکھتا ہے۔ بعض لوگ انہیں نصیحت کرتے ہیں کہ جناب تھوڑا آہستہ آہستہ آگے بڑھئے لوگوں کا جذبہ سرد پڑ رہا ہے، لوگوں کی ہمتیں جواب دے رہی ہیں، وہ کہتے ہیں کہ نہیں! جس طرح آپ بتا رہے ہیں لوگ ویسے نہیں۔ میں لوگوں کو زیادہ اچھی طرح جانتا ہوں اور ہم سب دیکھ رہے ہیں کہ روز بہ روز انکی باتوں کی سچائی واضح ہو رہی ہے۔

۷۹۔کیا آپ اس انقلاب میں غیبی طاقت کو بھی شریک جانتے ہیں؟

ایک خصوصی ملاقات میں انہوں نے مجھ سے کہا :جناب یہ ہم نہیں ہیں جو یہ سب کچھ انجام دے رہے ہیں میں خدائی ہاتھ کو واضح طور پر محسوس کررہا ہوں۔ جو آدمی خدائی ہاتھ اور خدا کی عنایت محسوس کرتا ہے اور راہ خدا میں قدم آگے بڑھاتا ہے خدا بھی ان تنصروا اللہ ینصرکم" کے مصداق کے طور پر اس کی مزید مدد کرتا ہے یا جیسا کہ قصۂ اصحاب کہف میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ وہ نوجوان تھے جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے اور اس پر اعتماد کیا تو خدا نے بھی انکے ایمان میں اضافہ کیا۔ میں اس شخصیت میں اس طرح کی ہدایت اور تائید واضح طور پر محسوس کرتا ہوں۔

۸۰۔ امام خمینی رہ کی عبادت کے متعلق کچھ بیان فرمائیے۔

شاید آپ کو یقین نہ آئے کہ یہ آدمی جو دن میں شعلہ بیاں تقریریں کرتا ہے اور بیانات جاری کرتا ہے، سحر کے وقت کم از کم ایک گھنٹہ اپنے خدا سے دعا و مناجات کرتا ہے اور اس طرح گریہ کرتا ہے جسکا یقین کرنا بہت مشکل ہے۔ یہ انسان حضرت علی علیہ السلام کا نمونہ ہے۔ حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ میدان جنگ میں دشمن کے سامنے مسکراتے تھے اور محراب عبادت میں گریہ کرتے کرتے بیہوش ہوجاتے تھے۔ ہم اس انسان میں ان کا سایہ دیکھ رہے ہیں۔

۸۱۔کیا ہماری موجودہ حالت کی ماضی میں کوئی مثال موجود ہے؟

آج ہمیں بالکل ویسے ہی حالات کا سامنا ہے جیسے حالات رسول اکرم (ص) کی عمر مبارک کے آخری دنوں میں تھے یعنی جس وقت آیت "الیوم یئس الذین" نازل ہوئی تھی۔ ہمارے لئے قرآن کا پیغام یہ ہے کہ اب جبکہ تم بیرونی دشمن پر کامیاب ہو گئے ہو اور اسکی طاقت و قوت کو سبوتاژ کردیا ہے اب اس سے نہ ڈرو بلکہ اپنے آپ سے ڈرو۔

۸۲۔ کبھی کبھی ایران کے انقلاب میں ہم تعصب کا مشاہدہ کرتے ہیں جو منطقی نہیں ہے ، اس طرح کے تعصب کے سلسلہ میں آپکی کیا رائے ہے؟

اگر ہم حقیقت پسندی اور مکمل توجہ کے ساتھ انقلاب کے موجودہ مسائل کا سامنا نہ کریں اور اس میں تعصب اور خودپسندی وغیرہ سے کام لیں تو "واخشون" اور "ان اللہ لا یغیر" جیسے خدائی قوانین کی بنیاد پر ہماری شکست یقینی ہوگی جس طرح صدر اسلام کی تحریک کو اسی وجہ سے شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

ایک قانون ہے جو بہت سی جگہوں پر صادق آتا ہے کہ کسی نعمت کی حفاظت کرنا اگر اسکے حصول سے زیادہ سخت نہ بھی ہو تب بھی بہرحال آسان نہیں ہے۔

۸۳۔ آپکی نگاہ میں کوئی انقلاب لانا زیادہ مشکل ہے یا اسکی حفاظت کرنا؟

پرانے لوگ کہتے تھے کہ دنیا کو حاصل کرنا دنیا کو باقی رکھنے سے زیادہ آسان ہے۔ ہمیں بھی یہی کہنا ہوگا کہ انقلاب لانا انقلاب کی حفاظت کرنے سے زیادہ آسان ہے۔ ہم اپنے اسی انقلاب میں اس چیز کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ جب تعمیری کاموں کا مرحلہ آیا توانقلاب میں وہ جوش و خروش جو بیرونی دشمن سے مقابلہ کرنے کے لئے نظر آتا تھا،

دکھائی نہیں دیتا ہے اور اس میں ایک طرح کا تفرقہ پیدا ہوگیا ہے۔

۸۴۔ کیا آپ اس انقلاب کی نوعیت کے متعلق علماء اور دانشوروں کے تجزیہ و تحلیل کو ضروری جانتے ہیں؟

پہلے سے یہ اندازہ لگایا جارہا تھا کہ لوگوں کے درمیان جو اتحاد اور ہم آہنگی موجود تھی وہ شاہ کے جانے کے بعد کمزور پڑ جائیگی۔ یہاں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک اجتماعی موجود ہونے کے اعتبار سے اس انقلاب کی ماہیت کے متعلق تجزیہ و تحلیل ضروری ہے۔ ہمیں اپنے انقلاب کو پہچاننا چاہئے اور اسکے سارے پہلوؤں کا بحسن و خوبی تجزیہ و تحلیل کرنا چاہئے۔ اسی شناخت، تجزیہ و تحلیل کے ذریعہ انقلاب باقی رکھا جاسکتا ہے اور اسکی حفاظت و بقا کا انتظام کیا جاسکتا ہے۔

۸۵۔ آپ عمومی طور پر کسی بھی انقلاب کی جڑ کس چیز کوسمجھتے ہیں؟

انقلاب کا مطلب ہے کسی علاقہ یا سرزمین کے لوگوں کا موجودہ نظام کے خلاف اپنے مطلوبہ نظام کو برسرکار لانے کے لئے بغاوت کرنا۔ بہ الفاظ دیگر انقلاب حاوی اور حاکم حالات کے خلاف نئے حالات لانے کے لئے بغاوت اور نافرمانی کرنے کا نام ہے۔ اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہر

انقلاب کی جڑ دو چیزیں ہیں، ایک موجودہ حالات سے راضی نہ ہونا اور دوسرا مطلوبہ حالات کی آرزو کاہونا۔

۸۶۔ کیا آپ کی نگاہ میں کوئی انقلاب عقیدتی بنیادوں پر استوار ہو سکتا ہے؟

انقلاب عقیدتی اور آئیڈئیالوجکل نوعیت کا حامل ہو سکتا ہے۔ اس طرح سے کہ وہ لوگ جو کسی مکتب فکر پر ایمان رکھتے ہیں اور اسکے اقدار و اصول کے پابند ہیں جب وہ اپنے مکتب فکر کو خطرے میں دیکھتے ہیں اور اسے تباہ کن حملوں کی زد میں پاتے ہیں تو وہ اس کو پہنچنے والے نقصانات سے رنجیدہ خاطر ہو کر اسے مکمل طورپر نافذ کرنے کے لئے انقلاب برپا کرتے ہیں۔ اس انقلاب کا تعلق لوگوں کے شکم سیر ہونے یا بھوکے ہونے اور سیاسی طور پر آزاد ہونے یا نہ ہونے سے نہیں بلکہ وہ جب اپنی آرزوؤں اور امیدوں کے مرکز مکتب فکر کو نافذ ہوتا ہوا نہیں دیکھتے ہیں تو اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور انقلاب لے آتے ہیں۔

۸۷۔ انقلاب لانے والے اسباب کو مختصر طور پر درجہ بندی کےساتھ بیان فرمائیے۔

اگر ہم انقلاب لانے والے اسباب بیان کرناچاہیں تو اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ قیام و تحریک کے اسباب یا اقتصادی و

مادی ہوتے ہیں یعنی معاشرے کا دو حصوں امیر و غریب، اچھی حیثیت والے اور محروم لوگوں میں تقسیم ہوجانا قیام و انقلاب کا سبب بن جاتا ہے۔ یقینا اس طرح کے انقلاب کا مقصد ایک ایسے معاشرے کی تشکیل ہوتا ہے جس میں طبقاتی فاصلوں کا نام و نشان نہ ہو یعنی یکساں اور بغیر طبقہ کے معاشرے تک رسائی اس انقلاب کا ہدف ہے۔ یا انقلاب کا سبب انسان میں حریت پسند صفات کا پایا جانا یا اسکا تیسرا سبب اپنے عقائد اور آرزوؤں کے نفاذ کی خواہش ہے۔

۸۸۔کیا آپ کی نگاہ میں عہد حاضر میں انقلاب ایران جیا کوئی دوسرا انقلاب اس دنیا میں موجود ہے؟

بہت سے لوگوں کے اعتراف کے مطابق انقلاب ایران اپنے آپ میں منفرد ہے یعنی ا سکے لئے اس دنیا میں کوئی مثال نہیں تلاش کی جاسکتی۔ جو افراد انقلاب ایجاد کرنے میں تین عوامل کے قائل وہ اس انقلاب کو بے نظیر جانتے ہیں اورانکا کہنا ہے کہ ہماری نگاہ میں اس دنیا میں کوئی ایسا انقلاب نہیں ہےجسمیں یہ تینوں عوامل ایک دوسرے کے شانہ بہ شانہ موجود رہے ہوں۔ ہم نے سیاسی تحریکیں دیکھیںلیکن وہ طبقاتی نہیں تھیں، طبقاتی تحریکیں وجود میں آئیں لیکن وہ سیاسی نہیں تھیں اور اگر یہ دونوں عناصر

اسمیں موجود ہوں تو مذہبی و روحانی عنصر سے محروم رہی ہیں۔

۸۹۔ انقلاب ایران کے متعلق آپکا اپنا نظریہ کیا ہے کیا آپ اسے ایک اسلامی انقلاب جانتے ہیں؟

ہماری نگاہ میں یہ انقلاب اسلامی ہے لیکن اسلامی ہونے کا مطلب واضح ہونا چاہئے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام سے مراد وہی روحانیت جو عام طور پر سارے ادیان اور منجملہ اسلام میں بھی پائی جاتی ہے لیکن ان ساری باتوں کے باوجودکم از کم ہمارے لئے یہ بات واضح ہے کہ روحانیت کے سلسلہ میں جو طرز فکر مغرب کا ہے اسلام صرف اس روحانیت کا حامل نہیں ہے۔ یہ حقیقت نہ صرف موجودہ انقلاب بلکہ صدر اسلام کے انقلاب پر بھی منطبق ہوتی ہے۔

۹۰۔ آپ کے نزدیک اسلامی نقطۂ نظر سے ہمارے انقلاب کی کامیابی کی کیا وجہ ہے؟

صدر اسلام کا انقلاب مذہبی اور اسلامی ہونے کے ساتھ ساتھ سیاسی بھی تھا اور روحانی و سیاسی ہونے کے ساتھ ساتھ اقتصادی اور مادی انقلاب بھی تھا۔ یعنی حریت پسندی، عدل و انصاف اور سماجی تفریق اور طبقاتی فاصلوں کا نہ ہونا جو اسلامی تعلیمات کا حصہ ہیں۔ جن پہلوؤں کی جانب ہم نے

اشارہ کیا ہے ان میں سے کوئی بھی اسلام سے باہر نہیں ہے۔ ہماری تحریک کی کامیابی کا راز بھی یہی رہا ہے کہ اس نے صرف روحانی ذرائع پر بھروسہ نہیں کیا بلکہ مادی اور سیاسی اسباب وذرائع کو بھی استعمال کیا ہے۔

۹۱۔ آپکی نگاہ میں حقیقی اسلام کس وقت ایرانیوں کے سامنے پیش کیا گیا؟

اسلامی تعلیمات میں پوشیدہ انسانی اقدار کا یہ عظیم خزانہ بیسویں ہجری کے بعد کچھ حقیقی اسلام شناس افراد کے ذریعہ ایرانی عوام تک پہنچا۔ یعنی لوگوں کو بتایا گیا کہ اسلام عدل و انصاف کا دین ہے، حریت و آزادی کا دین ہے۔ اس طرح افکار و نظریات کی روحانیت کے علاوہ دوسری چیزوں مثلاً مساوات، آزادی طلبی اور عدل و انصاف وغیرہ نے بھی اسلامی رنگ و بو اپنا لی اور لوگوں کے ذہنوں میں راسخ ہوئیں۔ عوام کے ذہن میں انہی مفاہیم کے راسخ ہونے کی وجہ سے ہماری تحریک ایک جامع تحریک بنی۔

۹۲۔ اگر ہم جامعیت کے اعتبار سے موجودہ تحریک اور دستوری حکومت کی تحریک کا آپس میں موازنہ کرنا چاہیں تو آپکی نگاہ میں یہ موازنہ کیسا ہوگا؟

دستوری حکومت کی تحریک ایک شہری تحریک تھی جسمیں گاؤں شامل نہیں تھے لیکن اس تحریک میں شہر اور گاؤں دونوں شریک تھے۔ شہری اور دیہاتی، غریب اور مالدار، تاجر اور نوکری پیشہ افراد، کاریگر اور کسان، روشن خیال افراد اور عام لوگ سبھی نے اس تحریک میں شرکت کی تھی اور اسکی وجہ تحریک کا اسلامی ہونا ہے کہ تمام افراد ایک ہی صف میں اور ایک ہی راستے پر کھڑے ہو گئے۔

۹۳۔ ہمارا یہ انقلاب کس طرح کا انقلاب ہے؟

(مختلف طرح کے لوگوں کے درمیان) ہم آہنگی پیدا کرنے کے علاوہ اس تحریک نے ایک اور بڑی کامیابی حاصل کی اور وہ یہ کہ ہماری عوام نے مشرقی اور مغربی بلاک کے مقابلہ میں شخصیت حاصل کر لی۔ ہماری تحریک نے لوگوں کو یہ پیغام دیا کہ ہمارے پاس ایک مستقل مکتب فکر اور مستقل نظریات و افکار ہیں۔ ہم خود اپنے پیروں پر کھڑے ہوسکتے ہیں اور صرف اپنے اوپر بھروسہ کرسکتے ہیں۔ ماہرین سماجیات کی نگاہ میں یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ جس طرح کسی آدمی میں روح ہوتی ہے اسی طرح معاشرے میں بھی روح ہوتی ہے۔ ہر معاشرے کی ایک ثقافت ہوتی ہے جو اس معاشرے کی روح کو تشکیل دیتی ہے۔ اگر کوئی اس

تحریک میں اس روح پر توجہ دے اور اسے زندہ کردے تو وہ پورے اعضائے معاشرے میں ایک ساتھ حرکت پیدا کردے گا۔

۹۴۔ آپکی نگاہ میں اس انقلاب کے تئیں ہر ایرانی کی کیا ذمہ داری ہے؟

اگر ہمارے انقلاب کے متعلق یہ نظریہ صحیح ہو کہ اسکی نوعیت اسلامی ہے یعنی یہ ایک ایسا انقلاب ہے جو مادی و روحانی، سیاسی و فکری ہر اعتبار سے اسلامی شناخت رکھتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ انہی بنیادوں پر باقی رہ سکتا ہے اور نتیجہ تک پہنچ سکتا ہے۔ اسطرح ہم میں سے ہر فرد کی ذمہ داری انقلاب کی اصلی شناخت کی حفاظت ہوگی یعنی ہمارے انقلاب کو اس کے بعد بھی اسلامی ہی رہنا چاہئے۔

۹۵۔ اس انقلاب کی قیادت کے بارے میں ہمیں کچھ بتائیے اور یہ بھی بیان فرمائیے کہ اس انقلاب کو پہچنوانے میں قیادت کا کیا رول ہے؟

کسی انقلاب کی شناخت کا ایک راستہ اس انقلاب و تحریک کی قیادت پر توجہ دینا ہے۔ جہاں تک قیادت کا مسئلہ ہے تو

ایسا نہیں تھا کہ کوئی شروع میں امیدوار بنے اور پھر لوگ اسے ووٹ دے کر قیادت کے لئے منتخب کریں۔

۹۶۔ آپکی نگاہ میں پوری ایرانی عوام نے امام خمینی رہ کو قائد انقلاب کے طور پر کیوں قبول کر لیا؟

امام خمینی رہ اس وجہ سے اس قوم کے متفق علیہ رہبر بن گئے کیونکہ ان میں ایک قائد کی ساری صفات و خصوصیات موجود تھیں۔ اسکے ساتھ ہی وہ ایرانی عوام کی فکری اور روحانی راہ و روش پر تھے اور انکی ضرورتوں سے واقف تھے۔ جبکہ دوسرے لوگ جو قیادت حاصل کرنے کی تگ و دو میں تھے وہ ان چیزوں سے بے خبر تھے۔

۹۷۔ آپکی نگاہ میں اگر ایرانی عوام کو اسلام سے الفت و محبت نہ ہوتی تو کیا ایران میں اس وسیع پیمانہ پر انقلاب آسکتا تھا؟

اگر امام خمینی رہ کے پاس مذہبی و اسلامی قیادت نہ ہوتی، اگر ایرانی عوام کے دل کی گہرائیوں میں اسلام سے الفت و محبت نہ ہوتی ، اگر انکے وجود عشق اہل بیت سے لبریز نہ ہوتے اور اگر انہیں یہ احساس نہ ہوتا کہ یہ پیغمبر (ص)، امام علی (ع) اور امام حسین (ع) کی آواز ہے جو اس انسان

کے ذریعہ بلند ہورہی ہے تو ہمارے ملک میں اتنے بڑے انقلاب کا آنا ناممکن تھا۔

۹۸۔ آپکی نگاہ میں اس انقلاب کو آگے بڑھانے میں امام خمینی رہ کی کامیابی کی کیا وجہ تھی؟

قائد کی کامیابی کا راز یہ تھا کہ وہ اسلامی طرز پر اور اسلامی تعلیمات کے سایے میں مزاحمت کو لے کر آگے بڑھے۔ انہوں نے ظلم کا مقابلہ کیا لیکن ظلم سے مقابلہ کو اسلامی معیاروں کے مطابق پیش کیا۔ امام خمینی نے لوگوں کے ذہنوں میں یہ فکر ڈال کر ظلم و ستم اور استکبار سے مقابلہ کیا کہ ایک مسلمان کو ظلم برداشت نہیں کرنا چاہئے، ایک مسلمان کو اپنے آپ کو ذلت و رسوای کے حوالہ نہیں کرنا چاہیے، مومن کو کافر کے تحت اور اسکا مطیع نہیں ہونا چاہیے۔ یعنی انہوں نے اسلامی پرچم تلے اور اسلامی اقدار و اصول کے مطابق مقابلہ کیا۔

۹۹۔ آپ اس انقلاب میں امام خمینی رہ کے کس عمل کو سب سے زیادہ موثر جانتے ہیں؟

اس قائد کے بنیادی اقدامات میں سے ایک دین اور سیاست کی جدائی کی سخت اور طولانی مخالفت تھی۔ شاید سب سے پہلے اسکا سہرا سید جمال الدین کے سر جاتا ہے۔ سید جمال

شائد وہ پہلی فرد تھے جنہوں نے محسوس کیا کہ اگر وہ مسلمانوں میں کوئی تحرک پیدا کرنا چاہتے ہیں تو انہیں یہ سمجھانا ہوگا کہ دین سیاست سے جدا نہیں ہے۔ اسی وجہ سے انہوں نے اس مسئلہ کو پوری آب و تاب کےساتھ مسلمانوں کے سامنے پیش کیا۔

۱۰۰۔ایران میں دین اور سیاست میں جدائی کا مسئلہ پیش آنے کے سلسلہ میں آپ کا کیا نظریہ ہے؟

ہمارے معاشرے میں بھی اس طرح کے مسائل بہت زیادہ رائج کئے گئے تھے یہاں تک کہ لوگوں نے تقریباً اسے قبول کر لیا تھا لیکن ہم سب نے دیکھا کہ جب یہ بات ایک مرجع تقلیداور ایک ایسے شخص کہ جسکے سلسلہ میں لوگ بے حد احتیاط او رتوجہ سے کام لیتے ہیں تاکہ اپنے مذہبی اعمال کو اسکے فتووں کے مطابق انجام دیں، کی زبان سے واضح طور پر بیان ہوئی کہ دین سیاست سے جدا نہیں ہے اور لوگوں سے بتایا گیا کہ اگر تم نے ملک کی سیاست سے دوری اختیار کی تو درحقیقت دین سے دوری اختیار کی ہے تو لوگ کس طرح جوش و ولولہ کے ساتھ ایک دووسر ے کے شانہ بشانہ میدان عمل میں اتر آئے۔

۱۰۱۔ اس انقلاب کی کامیابی میں گذشتہ حکومت کی غلطیوں نے کس حد تک کردار ادا کیا ہے؟

گذشتہ چند سالوں میں ایران میں کچھ ایسے مسائل پیش آئے جنکی سیاسی اور اقتصادی اعتبار سے کوئی اہمیت نہیں تھی لیکن مذہبی اور وہ بھی مذہبی اقدار و علامات کے اعتبار سے اہم تھے۔ خود ان مسائل نے تحریک کو عروج پر پہنچانے میں مؤثر کردار ادا کیا مثلاً حکومتی کارندوں کی ایک بڑی غلطی یہ تھی کہ چونکہ وہ غرور و تکبر میں غرق تھے اس لئے انہوں نے ۱۳۵۵ کے آخری مہینوں میں یہ فیصلہ کیا کہ ہجری تاریخ کو شہنشاہی تاریخ میں بدل دیں۔ اقتصادی اور سیاسی اعتبار سے تاریخ کے ہجری یا شہنشاہی ہونے سے لوگوں کی زندگی اور انکے حالات پر کوی اثر نہیں پڑے گا لیکن اسمسئلہ نے عوام کے مذہبی جذبات کو بہت زیادہ ٹھیس پہنچائی۔

۱۰۲۔ہم کس طرح یہ سمجھیں کہ یہ انقلاب اسلامی ہے؟

قائد نے جو راستہ طے کیا ہے، جن اہم نکات پر زور دیا ہے اور جو منطق استعمال کیہے اس پر مکمل توجہ دینے سے ہم اس واضح نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہماری تحریک واقعاً ایک اسلامی تحریک رہی ہے اگر چہ ایک جانب ہماری تحریک کا مطالبہ عدل و انصاف تھا تو دسری جانب آزادی و استقلال لیکن یہ عدل و انصاف کو اسلام کے سائے میں طلب کررہی

تھی اور استقلال و آزادی کو اسلامی رنگ میں تلاش کر رہی تھی۔ اس سے بہتر انداز میں اس طرح کہا جائے کہ یہ تحریک سب کچھ اسلامی رنگ و بو میں طلب کر رہی تھی اور یہی چیز عوام کا مدعا اور انکی آرزو تھی۔

۱۰۳۔ آپکی نگاہ میں اس انقلاب میں کن اسلامی خصوصیات نے اہم کردار ادا کیا ہے؟

اسلام کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں میں نامناسب حالات سے نفرت ، مقابلہ کرنے اور اسے دور کرنے کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ امر بہ معروف اور نہی از منکر کا کیا مطلب ہے؟ یعنی موجودہ حالات نامناسب اور غیرانسانی ہوں توہمیں انکے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہماری ساری کوشش یہ ہونی چاہیے کہ کسی طرح ان نامناسب حالات کوختم کرکے انکی جگہ اپنے پسندیدہ اور آئیڈئیل حالات لے آئیں۔

۱۰۴۔ کس طرح کے مکاتب فکر انقلابی ہو سکتے ہیں؟

اگر کسی مکتب فکر میں ظلم و ستم اور گھٹن کی فضا کے خلاف مزاحمت کا عنصر پایا جاتا ہو تو وہ اپنے پیروکاروں کے درمیان انقلاب کا بیج بو سکتا ہے۔ خوش قسمتی سے آج یہ بیج ہمارے درمیان بقدر کافی بویا جاچکا ہے یعنی سالہا سال بلکہ صدیاں گزر چکی تھیں کہ ہمارے درمیان جہاد اور امر بہ معروف اور نہی از منکر بھلایا جاچکا تھا اور مقابلہ اور مزاحمت کی راہ و روش ہمارے ذہنوں سے نکل چکی

تھی اسکے بعد خوش قسمتی سے یہ چیزیں دوبارہ سامنے آئیں اور انہوں نے معاشرے میں اپنا راستہ بنا لیا۔

۱۰۵۔ آپ سے گذارش ہے کہ قارئین محترم کے لئے لفظ "انقلاب اسلامی " کی وضاحت فرمائیے۔

انقلاب اسلامی یعنی وہ راستہ جس کا مقصداسلام اور اسلامی اقدار ہیں اور ساری مزاحمت اسلامی اقدار کو برقرار کرنے کے لئے انجام پا رہی ہے بہ الفاظ دیگر اس راہ میں مزاحمت مقصد نہیں ہے بلکہ وسیلہ ہے لیکن بعض افراد اسلامی انقلاب اور انقلابی اسلام کے درمیان غلطی کے مرتکب ہو جاتے ہیں یعنی انکے لئے انقلاب اور مزاحمت ہدف ہے اور اسلام اس کا وسیلہ ہے۔

۱۰۶۔ آپکی نگاہ میں اس انقلاب کے باقی رہنے کی شرط کیا ہے؟

یہ انقلاب اس شرط کےساتھ آئندہ باقی رہے گا کہ ہمیشہ عدل و انصاف کا راستہ اپنائے یعنی مستقبل میں آنے والی حکومتیں حقیقی اور عملی طور پر اسلامی عدل و انصاف کی راہ پر آگے قدم آگے بڑھائیں، طبقاتی اختلاف مٹانے کے لئے اقدام کریں، ناانصافی کو واقعاً ختم کریں اور دوسروں

کی پیش کی ہوئی توحید کے بجائے اسلام کی منظور نظر توحیدکی بنیاد پر معاشرہ تشکیل دیں۔

۱۰۷۔ آجکل گرفتار کئے گئے لوگوں کے متعلق جو گفتگوکی جارہی ہے، آپ اسکے سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں؟

اسلامی حکومت میں کسی بھی قیمت پر کسی بھی فرد پر ظلم نہیں ہونا چاہئے چاہے یہ فرد واجب القتل مجرم ہی کیوں نہ ہوں۔ یہاں پر مجھے بعض جوان دوستوں سے شکایت ہے کہ جنکے پاکیزہ جذبات و احساسات قابل قدر ہیں لیکن کبھی کبھی وہ بعض معاملات میں اس طرح کا ردعمل ظاہر کرتے ہیں جواسلام کے بجائے جذبات و احساسات کے مطابق ہوتا ہے ۔ کچھ دنوں پہلے میں جناب وزیراعظم کے پاس گیا ہوا تھا وہاں پر میں نے سنا کہ وہاں پر موجود کچھ محافظین سزائے موت پر اعتراض کررہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ یہ لوگ گولی مارے جانے کے بھی قابل نہیں ہیں بلکہ انہیں سمندر میں زندہ ڈال دینا چاہئے۔ ان جوان دوستوں کو اس بات کی جانب متوجہ کرنا چاہئے کہ اسلامی نقطۂنظر سے اگر کسی نے ہزاروں لوگوں کو بھی قتل کیا ہو اور اسکے لئے سو بار کی سزائے موت بھی کم ہو تب بھی اسکے کچھ حقوق ہیں جن کی رعایت کرنا ضروری ہے۔

۱۰۸۔ اس انقلاب میں عدل و انصاف کی گفتگو کے متعلق آپکی کیا رائے ہے؟

میں بار بار یہ بات عرض کرتا ہوں کہ اگر ہمارا انقلاب سماجی انصاف برقرار کرنے کے راستے پر آگے نہ بڑھے تو یقینا نتیجہ تک نہیں پہنچ سکے گا اور یہ خطرہ ہے کہ کسی دوسری نوعیت کا انقلاب اسکی جگہ نہ لے لے۔ لیکن جس اہم نکتہ کی جانب متوجہ رہنا چاہیے وہ یہ ہے کہ اس انقلاب میں اسلامی بھائی چارگی کو بنیاد بنایا جائےیعنی دوسرے لوگ جہاں سختی اور دباؤ کے ساتھ کام انجام دیتے ہیں وہاں اس انقلاب میں وہ کام نرمی، رغبت و خواہش اور برادری و بھائی چارگی کے ذریعہ انجام پانے چاہیے۔

۱۰۹۔ آپ اس انقلاب میں روحانیت کو ایک رکن کے طور پر کس طرح پیش کرتے ہیں؟

اگر ہمارا انقلاب واقعاً اسلامی نوعیت کا ہے تو اسکا ایک رکن روحانیت ہے یعنی لوگ روحانی بلوغ، انسانی جذبات اور اسلامی بھائی چارگی کی بنیاد پر خودبخود طبقاتی و اقتصادی اختلافات اور فاصلے ختم کرنے کے لئے آگے بڑھیں گے۔ یہ وہ مکتب ہے جس کے قائد علی علیہ السلام نے فرمایا ہے :"

خدا نہ کرے کہ مجھ پر خواہشات کا غلبہ ہوجائے اور مجھے حرص و طمع اچھی غذائیں کھانے کی طرف کھینچ کر لے جائے جبکہ بہت ممکن ہے کہ حجاز یا یمامہ میں ایسے افراد بھی ہوں جن کے لیے ایک روٹی کا بھی سہارا نہ ہو اور شکم سیری کا کوئی سامان نہ ہو۔ بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں شکم سیر ہو کر سو جاؤں اور میرے اطراف میں بھوکے پیٹ اور پیاسے جگر تڑپ رہے ہوں۔

۱۱۰۔ آپکی نظر میں ہم کب یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا انقلاب حقیقی انقلاب ہے؟

ہمارا انقلاب اس وقت حقیقی انقلاب ہوگا کہ کوئی گھرانہ اس وقت تک عید کے دن اپنے بچوں کے لیے نئے کپڑے فراہم نہ کرے جب تک اسے یہ اطمئنان نہ ہو جائے کہ غریبوں اور ناداروں کے پاس نئے کپڑے ہیں۔ ہمارا معاشرہ اس وقت ایک اسلامی معاشرہ بنے گا جب ہر فرد صرف اپنے درد کا احاس نہ کرے بلکہ اس کے دل میں پورے عالم اسلام کے لیے جذبۂ ہمدردی پایا جاتا ہو۔